

## 22658 - حج کے مہینوں میں عمرہ کی ادائیگی

### سوال

کیا حج کے مہینوں میں عمرہ کی ادائیگی جائز ہے کیونکہ میں اسی برس حج نہیں کرنا چاہتا مثلاً :  
میں حج سے تقریباً نصف ماہ قبل مکہ مکرمہ گیا اور عمرہ ادا کرنے کے بعد واپس چلا گیا تو کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

علماء کرام میں بغیر کسی اختلاف کے حج کے مہینوں میں عمرہ کی ادائیگی جائز ہے ، اس میں کوئی فرق نہیں کہ اس برس حج کی نیت ہو یا حج کی نیت نہ کی جائے ۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار بار عمرہ کیا اور یہ سارے عمرے ذی القعدہ کے مہینہ میں ہی کیے جو کہ حج کے مہینوں میں سے ایک ہے ، حج کے مہینے یہ ہیں : شوال ، ذی القعدہ ، اور ذی الحجہ ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف آخری عمرہ کے ساتھ حج کیا جو حجة الوداع کہلاتا ہے ۔

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے اور یہ سارے عمرے ذی القعدہ کے مہینہ میں تھے صرف وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا وہ نہیں

ایک عمرہ حدیبیہ سے یا حدیبیہ کے زمانے میں ذی القعدہ کے مہینہ میں ، اور ایک عمرہ اس کے اگلے برس وہ بھی ذی القعدہ میں ہی ، اور ایک عمرہ جعرانہ سے جہاں آپ نے غزوہ حنین کی غنیمتیں تقسیم کیں وہ بھی ذی القعدہ میں ہی تھا اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ ۔

دیکھیں : صحیح بخاری حدیث نمبر ( 4148 ) اور صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1253 ) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

( انس اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کا حاصل یہ ہے کہ دونوں کا چار عمروں میں اتفاق ہے اور ان میں سے ایک چھ ہجری ذی القعدہ کے مہینہ میں حدیبیہ کے سال تھا اس میں انہیں روک دیا گیا تھا تو وہ حلال ہو گئے

اوران کے لیے یہ عمرہ شمار کر لیا گیا ۔

اوردوسرا عمرہ ذي القعدة سات هجرى ميں عمره قضاء تھا ، اورتيسرا عمره ذي القعدة آٹھ هجرى ميں جسے عام الفتح کہا جاتا ہے ميں کیا ، اورچوتھا عمره آپ صلى الله وسلم نے اپنے حج کے ساتھ کیا اوراس کا احرام ذى القعدة ميں تھا اورعمل ذى الحجه ميں کیا ) ،

اورايك جگہ پرکہتے ہیں :

( علماء كرام کہتے ہیں کہ : نبى صلى الله عليه وسلم نے یہ عمره ذى القعدة ميں اس مہينہ کی فضيلت اوراہل جاہليت کی مخالفت کی بنا پرکیے تھے کیونکہ وہ اسے فجر الفجور شمار کرتے تھے --- لہذا نبى صلى الله عليه وسلم نے اس مہينے اس لیے کیا تا کہ اس کے جواز کا بيان بليغ ہو اوردورجاہليت کی رسم کے باطل کرنے ميں بھی زيادہ بالغ ہو ، واللہ اعلم ) ۔

واللہ اعلم .